مولای صل و سلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلھم

درسِ حدیث

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں "مجلسِ ذکر" منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہو کر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔

محترم الحاج محمود احمد عارف رح کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہ نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں انہوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔

ہماری دُعا ہے کہ جن کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ اُن سب کو بیش از بیش اَجر سے نوازے۔ ہم انشاءاللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ لالا "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ حضرت رحمہ اللہ کے مریدین ولجاب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔

واضح رہے کہ حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ اَب بھی جاری ہے۔

ہنوز آں ابرِ رحمت درفشاں است — خم و خمخانہ با مہر و نشاں است

کیسٹ نمبر ۴، ۴ ستمبر ۱۹۸۱ء

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد! شریعتِ مطہرہ نے خواب کو ایک درجہ دیا ہے کہ خواب بھی اللہ کی طرف سے دکھائے جاتے ہیں اور اُن میں آئندہ آنے والے واقعات ہُوا کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں حضرت یُوسف علیہ السّلام کا واقعہ ہے۔ اُنھوں نے خواب دیکھا اور والد صاحب سے عرض کیا۔ والد صاحب نے فرمایا کہ یہ خواب بتانا مت اس خواب کی تعبیر ایک طویل عرصے کے بعد سامنے آئی۔ جب خواب کی تعبیر پُوری ہُوئی تو حضرت یُوسف علیہ السّلام نے عرض کیا والد صاحب سے، چالیس سال کا فاصلہ تقریباً ہوگا۔ هٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ۔ جو مَیں نے خواب دیکھی تھی اس کی یہ تعبیر ہے، یہ جو آج بعض لوگ ملتے ہیں جو اپنی یاد کو ترجیح دیتے ہیں۔ اسی قسم کا ایک طبقہ پہلے بھی رہا ہے جو معتزلہ تھا۔

معتزلہ کا آغاز اور اس کی وجہ

ان کا آغاز ہُوا ہے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے دَور میں اور وجہ اس کی یُونانی فلسفہ ہُوا ہے جب مُسلمانوں

کے ہاتھ فلسفے کی کتابیں آئیں اور فلسفی لوگوں سے ملاقاتیں ہوئیں تو فلسفہ سیکھا اس سے ڈانواں ڈول ہوگئے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے بعد کافی دَور گزرا ہے پھر تقریباً دوسری صدی کے ختم پر۔ رُبع آخر میں مامون الرشید کا زمانہ تھا اس زمانے میں اس فلسفہ کو پڑھنے والوں کی اور ماننے والوں کی کثرت ہوگئی۔ اس رنگ میں وہ حکام بھی آگئے جو کتابوں کا مطالعہ زیادہ کرتے تھے۔ علم سے شغف رکھتے تھے۔ معلومات زیادہ حاصل کرنی چاہتے تھے۔

مامون الرشید معتزلہ کا ہم نوا تھا

ان میں مامون الرشید اور اس کے گھر والے یہ سب آجاتے ہیں۔ مامون الرشید پر یہ اثر پڑا کہ وہ بہت سی چیزوں کا انکار کرتے رہتے تھے۔ یعنی انکے ہم خیال ہوتے۔ ان کے ہاں یہ تھا کہ جو چیز ہماری سمجھ میں آئے گی عقل میں آئے گی وہ ہم مانیں گے اور جو سمجھ میں نہیں آئے گی اُس کو حدیثوں میں تو ملنے گے نہیں اور قرآن میں اس کی تاویل کریں گے موڑ لیں گے اُس کے مطلب کو۔ چاہے جتنی بھی دشواری ہو۔ اسے اپنی طرف موڑ لیں گے یہ فرقہ اس وقت سے شروع ہوا اور آج تک ہے۔

پرویز کے عقائد معتزلہ والے ہیں

آج پرویز صاحب وہی ہیں اُن کے خیالات وہی ہیں بہت سی چیزوں کا وہ انکار کرتے تھے یہ بھی کرتے ہیں عذابِ قبر ہے اور پُل صراط ہے جو چیزیں بھی مخفی ہیں۔ جو ان کی سمجھ میں نہ آئے انکار کر دیں گے۔ اَب انکار کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے یا نہیں ہوا۔

باقی جن چیزوں کا وہ انکار کرتے ہیں ان چیزوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ نمازوں کا بھی انکار کرنا شروع کر دیا۔ اذان کا مطلب انھوں نے لیا کہ اذان کا مطلب ہے This is a duty

مامون الرشید پہلے خواب کا منکر تھا

مامون الرشید بھی خواب کو نہیں مانتا تھا کہتا تھا یہ کیا ہے اور بعض دفعہ ایسے بھی ہوتا ہے مزاج مختلف ہیں یا یہ کہا جائے کہ اللہ کا معاملہ مختلف ہے کوئی آدمی خواب دیکھتا ہے کوئی زیادہ دیکھتا ہے اور کوئی بہت زیادہ دیکھتا ہے جیسے جب سے سویا جب تک اُٹھا ہے خواب ہی خواب دیکھتا ہے لمبے لمبے خواب جو بہت زیادہ دیکھتا ہے وہ تو ایک طرح کے خیالات کی عادت سی اُسے ہوگئی۔

بعض ایسے ملیں گے آپ کو جو کہیں گے کہ مجھے کبھی خواب ہی نہیں آیا۔ ممکن ہے مامون رشید کو ایسی صورت پیش آئی ہو کہ اسے خواب ہی نہ آتا ہو، بہرحال وہ خواب کا قائل نہیں تھا، حتّٰی کہ ایک قصہ پیش آیا، وہ یہ تھا کہ اپنے بیٹے کو اس نے بھیج رکھا تھا۔ ایک معرکے پر جہاد میں معرکہ بڑا تیزی کا تھا سخت تھا۔ وہاں سے کوئی خبر نہیں آئی دن زیادہ ہو گئے، جتنے دن گزرتے گئے اس کی پریشانی بڑھتی گئی،

مامون کا ایک خواب

ایک دن خواب میں اس نے دیکھا کہ میں ٹہلنے کے لیے نکلا ہوں میرے ساتھ وہ جو دستے ہوتے ہیں وہ چل رہے ہیں مَوْکِب اسے کہتے ہیں۔ مَوْکِبْ عربی میں یعنی جو شاہی جلوس جیسا ہوتا ہے بہت سے لوگ آگے بہت سے لوگ پیچھے بہت سے دائیں اور بائیں اراکین مملکت سلطنت کے ساتھ ساتھ یہ ٹہلنے کے لیے نکلا۔ عادت ہو گی اس کی ٹہلنے کی صبح خواب میں یہ دیکھتا ہے کہ میں ٹہلنے کے لیے نکلا ہوں سب لوگ میرے ساتھ اسی طرح اور فلاں جگہ پہنچے ہیں کہ ایک شخص آیا، گرد نظر آیا، پھر گرد کے بعد آدمی نظر آیا، پھر آدمی آیا قریب تک اس کو لوگوں نے روکا میرے پاس آنے سے اس نے کہا میں امیرالمومنین کے پاس جانا چاہتا ہوں۔ تم لوگوں نے مجھے روک لیا اُن کا حلیہ یہ تھا کہ اس کی ڈاڑھی سفید تھی پھر میں نے لوگوں سے کہا کہ اسے میرے پاس آنے دو، آنے دیا تو وہ میرے قریب آیا، اس نے خط دیا اور اس خط میں یہ مضمون تھا۔ پھر صبح کو یہ نکلا اور واقعی جب اس جگہ پہنچا تو اس نے دیکھا گرد سے ایک شخص نمودار ہوا پھر دیکھا کہ واقعی اس حلیہ کا ایک شخص آیا اور اسے اسی طرح لوگوں نے روکا اور اس نے کہا نہیں۔ میرے پاس آنے دو۔ وہ آیا، اس نے خط دیا۔ خط اس نے پڑھا مضمون وہی تھا اور اس میں یہ تھا کہ مجھے کامیابی ہو گئی یہ یہ ہوئیں کارروائیاں اور اس میں کامیابیاں ہوئیں معرکہ کا حال تھا اور اپنی فتح یابی کی خوش خبری تھی اس کے بعد یہ خواب کا قائل ہو گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتِ طیّبہ تو یہ تھی کہ صحابہ کرام سے دریافت فرما لیا کرتے تھے کہ کوئی خواب دیکھا ہے کسی نے اور وہ بتلا دیا کرتا تھا، حدیث شریف میں یہاں آتا ہے اور ویسے بھی خواب ہی کا قصہ ہے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا کہ بیٹے سے فرمایا اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُکَ میں دیکھ رہا ہوں خواب میں کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں فَانْظُرْ

مَاذَا تَرٰی تمہارا کیا خیال ہے کیا اسی پر عمل کروں یا اسے بدل دوں تعبیر لے لوں کوئی اس کی کیونکہ خواب کی تعبیر ہی لی جاتی ہے بیٹے نے کہا اسی طرح کیجیے، وہ اسی طرح راضی ہو گئے، یہ انتہائی تابعداری تھی، انبیاء کرام کا خواب جو ہوتا تھا۔ وہ ہم لوگوں سے مختلف ہے۔

نبی کے علاوہ کسی کا خواب قابلِ اعتبار نہیں

نبی کے علاوہ باقی کسی کا خواب قابلِ اعتبار نہیں ایسا کہ اس پر عمل اسی طرح جائز ہو۔ یہ قابلِ اعتبار نہیں۔ بلکہ اگر کوئی چیز قابلِ اعتبار ایسی دیکھ لیتا ہے کوئی شخص جو خلافِ شرع ہو تو حکم یہ ہے کہ اسے شریعت کے مطابق بنائے اور جو کچھ اس نے خلاف شرع دیکھا ہے اُسے یہ سمجھے کہ یہ میرے نفس کی کمزوری ہے۔ جو بات میں کہنی چاہتا تھا وہ آگے آجائے گی لیکن یہ بھی ضروری ہے اس لیے اُسے بھی عرض کرتا ہوں۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جس نے مجھے دیکھا خواب میں اس نے مجھے ہی دیکھا ہے یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بارے میں فرماتے ہیں۔ دسویں صدی میں دسویں صدی پوری نہیں ہوئی تھی۔ ۸۸۵ھ کے بعد سے ۹۹۵ھ تک کا دور گزرا ہے (ایک) اُستاد اور شاگرد کا۔ شیخ علی متقی اور شیخ طاہر، محمد طاہر پٹنی یہ اُستاد اور شاگرد ایک جون پور کے رہنے والے تھے اور ایک پٹنہ کے رہنے والے تھے۔ جون پور تو یوپی کا آخری ضلع ہے اُس کے آگے آسام آجاتا ہے بہت فاصلہ آجاتا ہے۔ اور پٹنہ یہ دار الخلافہ ہے بہار کا۔

ان حضرات نے بہت بڑی کتاب لکھی ہے حدیث کی چھبیس (۲۶) جلدوں میں ہے "کنز العمال" صرف حدیثوں کی کوئی اپنا مضمون بالکل نہیں بس سوائے ایک سُرخی کے عنوان کے سوا باقی اپنا کوئی مضمون نہیں صرف حدیثیں ذکر کی ہیں اور اُن کے حوالے، حوالے بھی مفصل نہیں ہیں مثلاً بخاری کے لیے ب کہیں اور ملتا ہے وہ لفظ ترمذی میں مثلاً تو ت وی، ترمذی اور بخاری میں ملتی ہے اگر تو ت اور ب لکھ دی ہے اور کہیں اور ملتی ہے تو وہ لفظ بھی بڑھا دیا...

اس طرح کی کتاب عجیب اور بہت مفصل بڑی کتاب ہے۔

ایک شخص کا عجیب خواب

اس زمانے میں ایک شخص نے خواب میں دیکھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ نے یہ فرمایا کہ شراب پی لو

وہ گیا علماء کے پاس اس کی تشفی نہ ہوئی۔ تعبیر دینے والوں نے تعبیریں دیں حتّٰی کہ وہ اُن کے پاس پہنچ گیا ــــــــــ انھوں نے تعبیر دی اُس کی اور اُنہوں نے کہا کہ دیکھو جیسے انسان کے کان ہیں ظاہری اگر وہ صحیح کام چھوڑ دیں تو دوسرا آدمی بات کچھ کہے گا یہ کچھ سمجھے گا اور بہروں میں تو ایسا بہت ہوجاتا ہے۔ آپ کچھ پُوچھ رہے ہیں وہ جواب کچھ دے رہا ہے اور اگر دو بہرے جمع ہوجائیں اور اُن کی گفتگو آپ سُنیں تو وہ بالکل ہی عجیب ہوگی۔ وہ کچھ پُوچھ رہا ہے وہ کچھ جواب دے رہا ہے، وہ کچھ پُوچھ رہا ہے وہ کچھ جواب دے رہا ہے تو جس طرح سے یہ سُننے کا فرق ہوجاتا ہے۔ ظاہری جسم ظاہری حاسۂ سماعت یہ اگر عارضہ میں مبتلا ہوجائے، اس میں کسی قسم کی آوازیں بھی سُنائی دیتی ہیں اور بے وجہ بھی آواز سُنائی دیتی ہے۔ کان میں جھنجھناہٹ ہوگی ــــــــــ کان میں شوں شوں ہوگی تو معلوم ہوگا کہ کوئی جانور بول رہا ہے۔ جیسے گیدڑ بول رہا ہے یا اور چیز بول رہی ہے حالانکہ کوئی بھی نہیں بول رہا ہے۔ کان بول رہے ہیں اور یہ محاورہ بھی ہے۔ کوئی آدمی اگر کہہ رہا ہے یہ کیا ہورہا ہے، یہ آواز آئی اور یہ ہے تو کہتے ہیں لوگ کہ تمہارے کان بج رہے ہیں۔ یعنی بے وجہ۔ کچھ بھی نہیں ہورہا ہمیں تو کوئی آواز نہیں آئی تمہارے کان بج رہے ہیں تو اُنھوں نے کہا جس طرح یہ بیمار ہوجائے تو آدمی دوسرا کچھ کہے گا اور یہ سمجھے گا کچھ اسی طرح اگر کوئی آدمی گناہوں میں مُبتلا ہوجائے تو اُس کے اندر جو ہیں یہ قوتیں سُننے کی، دیکھنے کی۔ چکھنے کی یہ طاقتیں جو ہیں یہ بھی بیمار ہوجاتی ہیں اس کے گناہوں کی وجہ سے۔

خواب میں ظاہری حواس کام نہیں کرتے

اور خواب میں یہ کان اور ناک اور دماغ کام نہیں دیتے آنکھیں کام نہیں دیتیں۔

خواب میں جو ہوتا ہے وہ باطنی جو ہیں طاقتیں اور روحانی طاقتیں ہیں جسمانی نہیں بلکہ فقط روحانی جو ہیں وہ سُنتی اور دیکھتی ہیں تمہاری جو روحانی ہے اصل طاقت اپنی، وہ گناہ کی وجہ سے بیمار ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ہرگز یہ نہیں فرمایا کہ شراب پیا کرو جو تم اس کی توجیہ میں اور تاویل میں اور تمام چیزوں میں پڑے ہوئے ہو اور تمہاری تشفی نہیں ہو رہی بلکہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے یقیناً یہی فرمایا ہے کہ شراب مت پیو، مت پیو،

فرمایا، یہ تمہارے اپنے گناہوں کی وجہ سے جو کان تمہارے باطنی خراب ہیں۔ اُنھوں نے غلط سمجھا ہے اور اُنھوں نے فرمایا کہ اس کی دلیل یہ ہے کہ تم ہی بتا سکتے ہو صحیح صحیح بات بتانا دلیل اس کی یہ کہ ضرور تم شراب پیتے ہو گے جو تم نے یہ خواب دیکھا اُس نے اُن کے سامنے اعتراف کیا کہ واقعی یہ بات ٹھیک ہے شراب کا وہ شخص عادی تھا تو اُس نے پھر توبہ کی اور وجہ سمجھ میں آ گئی کہ وجہ یہ ہے کہ کیونکہ وہ شراب کا عادی ہے اس لیے اُس کی قوّت سامعہ غلط ہو گئی روحانی۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے وہی فرمایا تھا اور اس نے یہ سُنا اب اسے شک ہو گیا کہ شاید یہ میرے لیے اجازت ہو گئی کیونکہ خواب میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو دیکھتا ہے وہ آپ ہی کو دیکھتا ہے اس واسطے اسے شک پڑ گیا تشفی نہیں ہُوئی۔ شاید میرے لیے جائز ہے اُنھوں نے کہا کہ یہ بات نہیں ہے

خواب کو شریعت کے مطابق کرنا پڑے گا

تو جو کوئی خواب اَب دیکھتا ہے اسے شریعت کے مطابق کرنا پڑے گا۔ اس میں یہ دیکھے گا کہ کیا میرا خواب دیکھا ہُوا شریعت کے مطابق ہے یا نہیں اگر نہیں ہے تو اسے اس کے مطابق کرنا لازمی ہو گا۔ وہ ہی نہیں کر سکتا (جو خواب میں دیکھا ہے) باقی انبیاء کرام کی خصوصیت تھی جو اُنھوں نے دیکھا اُن کو اختیار تھا چاہے وہ ویسے ہی کر لیں اور چاہے ایسے کر لیں۔ اب بھی آپ نے کئی دفعہ سُنا ہو گا۔ تقریباً پانچ چھ سال میں دو قصّے ایسے اخبارات میں مجھے یاد پڑتا ہے آئے ہیں کہ خواب میں دیکھا اور اپنے بچوں کو ذبح کر لیا۔ کوئی نہیں کر سکتا اسے پکڑ لیا گیا ہو گا۔ اس کے خلاف کیس چلا ہو گا اس کی سرزنش ہُوئی ہو گی اس کا دماغی معائنہ کرایا گیا ہو گا کہ کیا حال ہے اس کا کہیں پاگل تو نہیں ہو گیا، اب یہ نہیں چل سکتا ہاں انبیاء کرام علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی بات اور تھی وہ چلتا تھا اور اسے کوئی روک ہی نہیں سکتا تھا۔ بادشاہِ وقت بھی روک نہیں سکتا تھا، کیونکہ اللہ کی تائید اُن کے ساتھ ہوتی تھی تو حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے وہ خواب دیکھا اسی طریقہ پہ پُورا کرنا چاہا پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کو بتلا دیا کہ اصل میں جو حُکم تھا وہ یہ تھا کہ اس کی تعبیر لے کر عمل کرو نہ کہ بعینہٖ اسی پر عمل کرو۔ وہ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کے ذریعے ان کو بتلا دیا پھر وہ ذبح کرنے لگے، اب یہ کوئی خواب دیکھتا ہے خواب کی اہمیّت تو ہے شریعت میں اور خواب میں واقعی

(باقی صہ ۲۹ پر)

سراقہ نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ راستہ میں جو ملتے رہے اُن کو اطمینان دلاکر واپس کرتا رہا کہ میں دُور تک دیکھ آیا ہوں۔ اس طرف کوئی نہیں ہے۔ اس طرح بقول حضرت انس رضی اللہ عنہ سراقہ بن مالک بن جعشم کی مختصر روئداد یہ ہے کہ صُبح کے وقت حملہ آور۔ شام کے وقت محافظ۔[1]

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے ملاقات اور پیش کش

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا عجیب کرشمہ ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنا نطاق چاک کرکے اس میں ناشتہ دان اور مشکیزہ باندھا تھا اُن کے شوہر حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں خلعت پیش کیا۔ (جس کی تفصیل یہ ہے۔)

حضرت زبیر اور اُن کے ساتھ کچھ اور تاجر بسلسلۂ تجارت شام گئے تھے۔ وہاں سے واپس ہو رہے تھے کہ راستہ میں ان مقدس مہاجرین سے ملاقات ہوگئی۔ حضرت زبیرؓ نے سفید کپڑے کا جوڑا آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں پیش کیا اور ایک جوڑا صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کو پہنایا۔[2]

ایک روایت یہ بھی ہے کہ اس قافلہ میں حضرت عمر حضرت طلحہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ واپسی کے وقت حضرت زبیر رضی اللہ عنہ آگے آگئے تھے۔ جب مدینہ کے قریب پہنچے تو باقی حضرات سے ملاقات ہُوئی وہاں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے بھی ان دونوں حضرات کی خدمت میں جوڑے پیش کیے۔[3]

بقیہ: درسِ حدیث

ایسے ہوتا ہے کہ کل کو پیش آجائے وہ چیز جو خواب میں آج دیکھی لیکن خواب میں لازمی ہوگیا ہر مُسلمان کے لیے کہ وہ اپنے خواب کو تقابل کرے جانچے کہ شریعتِ مطہرہ کے مطابق بن رہا ہے یا نہیں۔ نہیں بن رہا تو اسے شریعت کے تابع کرنا پڑے گا۔ باقی چیزیں اور میں کسی اور دِن انشاء اللہ عرض کروں گا۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

---

[1] بخاری شریف ص: ۵۵۶ [2] بخاری شریف ص: ۵۵۴ [3] فتح الباری ص: ۱۹۳، ج: ۷،